مولانا محمد اجمل صاحب۔ اصلاحی

کمپیوٹر سے قرآنی جائزہ

مصر کے ایک نوجوان ماہر کیمسٹری الیکٹرانی آلات کے ذریعہ اعداد و شمار کی روشنی میں قرآن مجید پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ ذیل میں اس انٹرویو کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جو پچھلے دنوں مشہور مصری مجلہ "آخر ساعۃ" میں شائع ہوا تھا۔ یہی انٹرویو بعد میں رابطہ عالم اسلامی کے ترجمان "اخبار العالم الاسلامی" ۱۹؍ جنوری ۷۶ء میں بھی شائع ہوا ہے۔ اس دلچسپ انٹرویو میں محقق نے اپنی تحقیقات اور انکشافات کی جو داستان بیان کی ہے۔ وہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ امید ہے کہ یہ مضمون علماء کرام اور جدید تعلیم یافتہ اصحاب دونوں طبقوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

"ادارہ"

نئی ریسرچ کیمسٹری کے مشہور نوجوان مصری ماہر ڈاکٹر ارشاد خلیفہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے الیکٹرانی آلات کے ذریعہ قرآن کریم پر ریسرچ میں مصروف ہیں۔ اس سلسلہ میں جن نتائج تک ان کی رسائی ہوئی ہے، وہ انتہائی حیرت انگیز ہیں۔ ریسرچ میں الیکٹرانی آلات استعمال کرنے کی تیاری کے ساتھ قرآن مجید کی ہر سورہ کے ابجدی حروف کے اعداد و شمار فراہم کرنے کا عظیم الشان صبر آزما اور محنت طلب کام دو سال کی مدت میں انجام پایا۔

ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد و شمار کی ترتیب کے اعتبار سے ان کے نمبر نوٹ کئے۔ ہر سورہ کی آیتوں کو شمار کیا۔ اور ہر سورہ میں جو حروف آئے ہیں۔ ان میں سے ہر حرف کے مکررات کی مجموعی تعداد نوٹ کی اور ان ہزاروں لاکھوں اعداد کو کمپیوٹر کے حوالہ کر دیا۔ ان اعداد و شمار کی تیاری میں موصوف نے جتنی محنت، عرق ریزی اور دماغ سوزی سے کام کیا ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے یہ جاننا کافی ہوگا کہ قرآن مجید میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور ڈاکٹر صاحب کو ہر ہر سورت میں ایک ایک حرف کو شمار کرنا پڑا۔

ڈاکٹر ارشاد خلیفہ نے اپنی تحقیقات کی ابتداء ان حروف کے مفہوم کا سراغ لگانے سے کی، جو قرآن مجید کی بعض سورتوں کے شروع میں آئے ہیں ان حروف کے معانی کی تشریح و تفسیر میں جنہیں فواتح السور یا حروف مقطعات کہتے ہیں، ہمیشہ علماء کا اختلاف رہا ہے۔ جیسا کہ معلوم ہے۔ قرآن مجید ۱۱۴ سورتوں پر مشتمل ہے۔ ۸۶ سورتیں مکی ہیں اور ۲۸ سورتیں مدنی ہیں۔ ان سورتوں میں ۲۹ ایسی ہیں جو حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔ یہ حروف ایک سے پانچ تک کی تعداد میں آتے ہیں۔ مثلاً ق۔ ص۔ ن اور کہیعص۔

یہی حروف جو بظاہر کوئی مفہوم نہیں رکھتے اور اسی وجہ سے بعض حضرات نے ان کا نام حروف غامضہ رکھا ہے۔ الیکٹرانی آلات کے ذریعہ ان کے معانی معلوم کرنے کیلئے اس نوجوان مصری ماہر کیمسٹری کی تحقیقات کا نقطۂ آغاز تھے، ان تمام تحقیقات کے جو نتائج سامنے آئے ہیں، وہ قرآن کریم کے اعجاز کی مادی اور محسوس دلیل اور قطعی اور روشن ثبوت ہیں۔

ڈاکٹر ارشاد خلیفہ ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو "محافظۃ الغربیہ" میں سکونت پذیر ہیں۔ امریکہ میں اپنی تعلیم اور قیام کے دوران موصوف نے ایک امریکن خاتون سے شادی کی، جس نے انہی کے ہاتھ پر اسلام کا اعلان کیا۔ اس کا نام استغانی ہے۔ الیکٹرانی آلات کے ذریعہ قرآن کریم کی تفسیر سے متعلق ڈاکٹر ارشاد کی تحقیقات و تجربات میں ان کی اہلیہ نے اہم رول ادا کیا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے خود فرمایا وہ نمبروں کو سناتیں۔ ان کے نتائج کے تجزیہ میں تعاون کرتیں اور ان تحقیقات کو جاری رکھنے کیلئے مسلسل ہمت افزائی کرتی رہتیں۔

آیت "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کا معجزہ الیکٹرانی آلات کے ذریعہ قرآن مجید کے مطالعہ کے دوران اپنی تحقیقات کے آخری نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:

"کمپیوٹر کے ذریعہ قرآن حکیم کی اولین آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم کے تجزیہ سے نہایت حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے۔ اس آیت کریمہ کے ابجدی حروف میں اس حقیقت کی مادی اور محسوس دلیل پوشیدہ ہے کہ قرآن حکیم کسی انسان کا نتیجۂ فکر نہیں ہے۔"

ان کی یہ بات سن کر میں نے کہا۔ میں سمجھ نہیں سکا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب مسکرائے اور ایک ضخیم فائل نکالی۔ اس فائل میں وہ اوراق تھے جن پر کمپیوٹر نے اپنے اعداد اور نمبر ثبت کئے تھے۔ ان صفحات پر بکھرے ہوئے بے شمار اعداد و اشارات کا مطلب میں نہیں سمجھ سکا۔

ڈاکٹر صاحب نے اعداد کی ایک مجموعی تعداد کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

یہ آیت کریمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۹ حروف پر مشتمل ہے۔ اس عدد کی کچھ امتیازی خصوصیات

ہیں۔ ۱ سے مل کر بنا ہے ۔ اسی طرح ۱۹ ایک طاق عدد ہے ۔یعنی وہ کسی
اور سے تقسیم نہیں کرتا۔ اس کے برعکس مثلاً ۱۸ کا عدد ۲، ۳، ۶ اور ۹ سے تقسیم
ہو سکتا ہے ۔ اسی طرح ۲۰ کا عدد ۲، ۴، ۵، ۱۰ سے تقسیم ہو سکتا ہے ۔"

ان کی یہ بات سن کر میں نے سوالیہ نگاہوں سے نوجوان محقق کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا :

الیکٹرانی آلات کے ذریعہ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں سے متعلق آپ کی تحقیقات سے اس کا کیا تعلق ہے ۔؟ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا :۔

"کمپیوٹر کے ذریعہ قرآن حکیم کے سلسلہ میں میری تازہ تحقیقات سے ۱۹ کے عدد کے بارے میں جو قرآن حکیم کی اولین آیت کے حروف کی تعداد ہے ۔بعض حیرت انگیز حقائق کا انکشاف ہوا ہے ۔"

ڈاکٹر صاحب اوراق الٹ رہے تھے اور ان کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی ۔

لفظ " اسم " قرآن مجید ۱۹ بار آیا ہے ۔ اور لفظ " بسم " ۳ بار ۔ کمپیوٹر کے ذریعہ مطالعۂ قرآن سے یہ انکشاف ہوا کہ لفظ " اسم " کے مکررات کی تعداد کو لفظ بسم کے مکررات کی تعداد میں ضرب دیں تو حاصل ضرب جو عدد ہوگا، وہی قرآن مجید میں لفظ " الرحمٰن " کے مکررات کی تعداد ہے ۔یعنی ۵۷ دوسرے لفظوں میں لفظ " الرحمٰن " قرآن مجید میں ۵۷ بار آیا ہے ۔ اور یہ عدد ۱۹ اور ۳ کا حاصل ضرب ہے ۔
یعنی (۱۹ × ۳ = ۵۷)

اسی پر بس نہیں بلکہ لفظ " الرحیم " اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم کی حیثیت سے قرآن حکیم میں ۱۱۴ بار آیا ہے ۔ یہی تعداد قرآن کریم کی سورتوں کی بھی ہے ۔ نیز یہ عدد بھی ۱۹ ہی کے مکررات سے عبارت ہے ۔ (۱۹ × ۶ = ۱۱۴)

" اللہ " کا لفظ قرآن حکیم میں ۲۶۹۸ بار آیا ہے ۔ یہ عدد بھی ۱۹ پر تقسیم ہوتا ہے ۔ (۱۹ × ۱۴۲ = ۲۶۹۸)
اسی کے ساتھ ساتھ مکمل آیت " بسم اللہ الرحمٰن الرحیم " قرآن کریم میں ۱۱۴ بار آئی ہے ۔ جو سورتوں کی تعداد ہے ۔ حالانکہ ایک سورۃ یعنی " توبہ " اس سے خالی ہے ۔ اس کی تلافی سورہ " نمل " میں ہو جاتی ہے ۔ جہاں یہ آیت دو مقام پر آئی ہے ۔ ابتداء میں اور آیت نمبر ۳۰ میں ۱۱۴ کا عدد بھی قدرتی طور پر ۱۹ پر تقسیم ہوتا ہے ۔

میں نے کہا : " اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹ کا عدد بہت متبرک ہے ۔ قرآن کریم کی لفظی ترکیبوں

کے سلسلہ میں اسکی اہمیت معلوم ہو جانے کے بعد ساری دنیا میں مسلمانوں کو اس عدد کو بابرکت سمجھنا چاہیئے۔"

ڈاکٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کمپیوٹر کے ذریعہ قرآن حکیم کے مطالعہ سے غالباً جو سب سے اہم انکشاف ہوا۔ وہ یہی کہ قرآن حکیم کی اوّلین آیت (جو خود بھی ۱۹ حروف سے مرکب ہے) کا ہر لفظ جتنی بار قرآن حکیم میں آیا ہے۔ وہ عدد ۱۹ پر تقسیم ہوتا ہے۔ تنہا یہی انکشاف قرآن حکیم کی لفظی ترکیبات کے اعجاز کا نہایت روشن ثبوت ہے۔

اس موقعہ پر ایک دلچسپ واقعہ سنیئے۔ مشہور مصری عالم محمد فواد عبدالباقی کی تالیف ——— "المعجم المفہرس الالفاظ القرآن الکریم" جس کے متعدد ایڈیشن مصر اور دوسرے عرب ممالک میں شائع ہو چکے ہیں۔ اتفاق سے میرے ہاتھ لگی۔ اس کتاب کے بعض حقائق میری توجہ اور کشش کا باعث بنے۔ اس کتاب سے میرے بہت سے انکشافات کی تصدیق ہوئی۔ مثلاً یہ کہ لفظ "اسم" قرآن مجید میں ۱۹ بار آیا ہے۔ اسی طرح لفظ "بسم" ۳ بار۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ مگر لفظ "اللّٰہ" کے متعلق مؤلف نے لکھا ہے کہ لفظ "اللّٰہ" ضمہ کے ساتھ ۹۸۰ بار، فتحہ کے ساتھ ۵۹۲ بار اور کسرہ کے ساتھ ۱۱۲۵ بار آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ لفظ "اللّٰہ" قرآن حکیم میں صرف ۲۶۹۷ بار آیا ہے۔

کمپیوٹر کا کہنا ہے کہ لفظ "اللّٰہ" ۲۶۹۷ کی بجائے ۲۶۹۸ بار آیا ہے۔ چنانچہ کمپیوٹر کے تمام حسابات پر میں نے نظر ثانی کی۔ بس نظر ثانی اور مراجعت سے معلوم ہوا کہ "المعجم" کے مؤلف نے شمار کرنے میں ایک مقام کو چھوڑ دیا ہے۔ جہاں لفظ "اللّٰہ" کسرہ کے ساتھ آیا ہے۔ اور وہ مقام ہے آیت بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم انہوں نے سورۃ فاتحہ کی دوسری آیت سے لفظ "اللّٰہ" مکسور کو شمار کرنا شروع کیا جس کے نتیجہ میں تعداد کم ہو گئی۔ گویا کسرہ کے ساتھ اللّٰہ کا لفظ قرآن حکیم میں ۱۱۲۵ کی بجائے ۱۱۲۶ بار آیا ہے۔ اور لفظ "اللّٰہ" کے مکررات کی تعداد مجموعی ۲۶۹۸ ہو گی۔ جو ۱۹ پر تقسیم ہوتی ہے۔ یعنی (۱۹ × ۱۴۲ = ۲۶۹۸) اس طرح کمپیوٹر نے صاحب "المعجم المفہرس" کی غلطی کی صحیح گرفت کی ہے۔

ڈاکٹر ارشاد خلیفہ کمپیوٹر کے ذریعہ قرآن مجید کے مطالعہ سے حاصل شدہ نتائج کو قرآن کے اعجاز کی ایک مادی اور محسوس دلیل تصور کرتے ہیں جس کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

"مثلاً جب آپ تلاوت کرتے ہیں۔ "قل ھو اللّٰہ احد" تو یہ لفظ "اللّٰہ" محسوب ہوتا ہے۔ اسی طرح جب آپ "اللّٰہ الصمد" پڑھتے ہیں تو یہاں بھی لفظ اللّٰہ محسوب ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اللّٰہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ قرآن حکیم میں لفظ "اللّٰہ" کے مکررات کی تعداد ان حروف کی تعداد پر تقسیم ہونی چاہیئے، جن سے اوّلین قرآنی آیت مرکب ہے۔ یعنی "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم"۔"

عدد کی اہمیت میں ڈاکٹر صاحب کا مطلب سمجھ گیا۔ میں نے عرض کیا۔ کمپیوٹرز کے ذریعہ قرآن کریم کے مطالعہ سے ۱۹ کے عدد کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ عدد جیسا کہ آپ کی تحقیقات کے نتائج سے پتہ چلتا ہے۔ خیر و برکت کا سرچشمہ ہے۔ اگر مسلمان اس عدد کو نیک شگونی اور برکت کی علامت تصوّر کریں تو ان کو یہ حق پہنچتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ”اصل معجزہ ۱۹ کے عدد میں نہیں بلکہ آیت کریمہ ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ میں ہے۔ جو ۱۹ حروف سے مرکب ہے اور جس کے ہر لفظ کے مکررات قرآن مجید میں ۱۹ ہی کے مکررات ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آیت کریمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ہر لفظ کے مکررات کی تعداد اس آیت کے حروف کی تعداد پر تقسیم ہوتی ہے۔

کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ مجرد اتفاق ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہ احتمال بہت بعید ہے اور ناقابل قبول ہے۔ اتفاق ایک بار ہو سکتا ہے۔ دو بار ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اتفاق ہونا غیر قدرتی اور غیر فطری بات ہے۔ آپ کوئی بھی کتاب اٹھالیں۔ یہ احتمال کہ اس کتاب کے پہلے جملہ کا ایک لفظ اس کتاب میں اتنی بار آیا ہوگا کہ اس کی مجموعی تعداد اس جملہ کے حروف کی تعداد پر تقسیم ہو جائے۔ مجرد اتفاق کی رو سے بہت کمزور احتمال ہے۔ یہ احتمال کہ کتاب کے پہلے جملہ کے دو الفاظ اتنی بار آئے ہوں کہ ان کی تعداد اس جملہ کے حروف کی تعداد پر تقسیم ہو جائے۔ نہایت کمزور احتمال ہے۔ اور یہ کہ متواتر تین الفاظ کے ساتھ یہی اتفاق پیش آئے۔ ناممکن اور محال ہے۔ اس موقعہ پر مجھے کہنے دیجئے کہ آیت کریمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۴ الفاظ سے مرکب ہے۔ اور ہر لفظ کے مکررات کی تعداد قرآن مجید میں اس آیت کے الفاظ نہیں بلکہ حروف کی تعداد پر منقسم ہوتی ہے۔ اس تحقیق سے آیت کریمہ کے اعجاز کے بعض اہم گوشوں کا انکشاف ہوا ہے۔ نیز اس انکشاف سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت کریمہ اپنے الفاظ و حروف کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ قرآن مجید کے غیر انسانی ہونے کا مادی اور محسوس ثبوت پیش کرتی ہے۔ بلکہ وہ اس ابدی حقیقت کی بھی شہادت دیتی ہے۔ کہ دوسری آسمانی کتابوں کے برعکس قرآن حکیم ادنیٰ تحریف سے بھی محفوظ ہے۔

ضمانت کی کلید دوسرے لفظوں میں یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن حکیم کی لفظی ترکیبات کی حفاظت کے لئے ضمانت کی کلید لیکر نازل ہوئی تھی جس ضمانت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد ہے :-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ (حجر ا)	ہم نے آپ پر اتاری ہے۔ یہ نصیحت اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔

مزید اطمینان حاصل کرنے کے لئے سورۃ بقرہ کی آیت ۲۱۸ پر غور فرمائیں۔ ارشاد ہے :-

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللهِ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔	جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور لڑے اللہ کی راہ میں وہ امیدوار ہیں۔ اللہ کی مہر کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں لفظ "رحیم" اپنے صحیح مقام پر کمال حکمت کیساتھ رکھا گیا ہے۔ تاکہ اس لفظ کے مکررات میں یہ شامل رہے۔ جن کی تعداد ۱۱۴ ہے۔ یعنی اس حکم الٰہی کے مطابق جس کا انکشاف کمپیوٹرز کے ذریعہ قرآن حکیم کے مطالعہ سے ہوا ہے۔ یہ لفظ جو اس آیت میں آیا ہے۔ محسوب ہے۔

دوسری مثال لیجئے، اسی آیت کے صرف ۸ آیتوں کے بعد ارشاد ہے :-

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔	جو لوگ قسم کھا رہے ہیں، اپنی عورتوں سے ان کو فرصت ہے۔ چار مہینے کی پھر اگر مل گئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہوا کہ اس صفت "رحیم" کا استعمال کیا جائے۔ اس موقعہ پہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہاں رحیم کی بجائے حلیم کی صفت بھی ہو سکتی ہے۔ وہ بھی تو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ خصوصاً جبکہ قرآن کریم کے حفظ و تحریر کا کام اس وقت عمل میں آیا۔ جب عرب دستاویزی یا علمی ریسرچ اور تحقیق کے دوسرے اصولوں سے ناآشنا تھے، اسی طرح کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ اتنی زیادہ باریک بینی سے کام نہ لیجئے "غفور رحیم" "غفور حلیم" ہی کی طرح ہے۔ رحیم و حلیم میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔ اس لئے کہ آجکل اوصاف کے استعمال میں لوگ زیادہ دقت نظر سے کام نہیں لیتے۔

ایسے مواقع پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے اس معجزہ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ جس کا انکشاف اس جدید تحقیق سے ہوا ہے۔ چنانچہ ہم باسانی لفظ رحیم کے مکررات کی تعداد شمار کر سکتے ہیں۔ جو ۱۱۴ ہے اور معلوم ہو جائے گا کہ آیت کریمہ میں یہ لفظ بغیر کسی تحریف کے اپنے صحیح مقام پر استعمال ہوا ہے۔ یہ خود اس حقیقت کا بھی ایک روشن اور قطعی ثبوت ہے کہ امی عربوں نے ۱۴ صدیوں پہلے جسطرح قرآن حکیم کو حفظ کیا تھا۔ پھر اس کو پوری دیانتداری کے ساتھ ہم تک منتقل کیا۔ وہ اس دور کے اہل علم کے لئے بھی دشوار ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ سے ہوا۔ جس کا ارشاد ہے :-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔	لیکن کیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا معجزہ اسی حد پر رک جاتا ہے۔؟

حروف مقطعات کا معجزہ نوجوان محقق کا کہنا ہے۔ کہ کمپیوٹر کے ذریعہ قرآن کے مطالعہ سے ایک دوسرے ضمنی معجزہ کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ اور وہ ہے حروف نورانی کا معجزہ۔ یہ وہی حروف ابجدی ہیں جو فواتح السورہ اور حروف مقطعات کے نام سے مشہور ہیں جیساکہ معلوم ہوا ہے۔ قرآن کریم کی ۲۹ سورتیں ان ابجدی حروف سے شروع ہوتی ہیں۔ ان حروف کی تعداد ۱۴ ہے۔ اور وہ یہ ہیں :-

ا - ح - ر - س - ص - ط - ق - ک - ل - م - ن - ھ - ی -

انہیں حروف نورانیہ اور ان کے مقابلہ میں بقیہ حروف کو جو فاتح السور میں داخل نہیں ہیں۔ حروف ظلمانیہ کہتے ہیں۔ جیساکہ مصری محقق کا دعویٰ ہے۔ کمپیوٹرز کے ذریعہ قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ جن سورتوں میں یہ حروف نورانیہ آئے ہیں ان میں ان حروف کے مکررات کی تعداد ۱۹ کے مکررات سے عبارت ہے۔ مثلاً سورہ ق میں حرف "ق" ۵۷ بار آیا ہے اور ۵۷ کا عدد ۱۹ کا تین گنا ہے۔ (۱۹×۳ = ۵۷)

اسی طرح ایک دوسری سورہ میں بھی جو اس حرف سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے مکررات کی تعداد ۵۷ ہے۔ اور وہ سورہ "شوریٰ" ہے۔ جو اسطرح شروع ہوتی ہے۔ حم عسق یعنی قرآن کی دو سورتوں میں جن میں "ق" حرف فاتحہ کی حیثیت سے آیا ہے۔ اس کے مکررات کی تعداد ۱۱۴ ہوتی جو (۱۹ × ۶) کے مساوی ہے۔

دوسرا حرف "ص" لیجئے۔ یہ حرف سورہ "ص" سورہ "اعراف" (المص) اور سورہ "مریم" (کھیعص) میں آیا ہے۔ ان تینوں سورتوں میں حرف "ص" کے مکررات کی تعداد ۱۵۲ ہے۔ یہ عدد بھی ۱۹ پر تقسیم ہوتا ہے۔ (۱۹×۸ = ۱۵۲)

اسی طرح حرف "ن" سورہ "قلم" میں جو "نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ" سے شروع ہوتی ہے۔ ۱۳۳ بار آیا ہے۔ یہ عدد بھی ۱۹ کے مکررات میں سے ہے۔ (۱۹ × ۷ = ۱۳۳)

"ی" اور "س" سورہ یٰسین میں ۲۸۵ بار آئے ہیں۔ یہ عدد بھی ۱۹ کے مکررات میں سے ہے۔ (۱۹×۱۵ = ۲۸۵) "ط" اور "ہ" سورۂ طٰہ میں ۳۴۲ بار آئے ہیں۔ یعنی (۱۹ × ۱۸ = ۳۴۲)

اور سنیئے جب ڈاکٹر ارشاد نے ان سات سورتوں میں جو "ح" اور "م" سے شروع ہوتی ہیں۔ دونوں حرفوں کے مکررات کو جوڑا تو ۲۱۶۶ نکلا۔ یہ عدد بھی ۱۹ کے مکررات میں ہے۔ اور ۱۹×۱۱۴ کے مساوی ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں قرآن کی سورتوں کی تعداد کو پہلی آیت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے حروف کی تعداد میں ضرب دیدیں۔ اسی طرح سورہ "شوریٰ" میں جو "عسق" سے شروع ہوتی ہے۔ تینوں حروف کے مکررات کو جوڑا گیا تو ۲۰۹ کا عدد نکلا جو ۱۹ پر تقسیم ہوتا ہے۔ (۱۹ × ۱۱ = ۲۰۹)

اسی طرح سورۂ رعد میں جس کی ابتدا "المر" سے ہوتی ہے۔ چاروں حروف ا ل م ر کے مکررات کی تعداد ۱۵۰۱ ہوتی ہے۔ یہ عدد بھی ۱۹ کے مکررات میں ہے۔ (۱۹ × ۷۹ = ۱۵۰۱)

اپنی حیرت انگیز اور بصیرت افزا تحقیقات کی تفصیلات بتاتے ہوئے ڈاکٹر ارشاد خلیفہ نے فرمایا:

"اگر قرآن مجید کے موجودہ رسم الخط میں تبدیلی کی جائے گی۔ مثلاً صلوٰۃ، حیوٰۃ، زکوٰۃ کی بجائے۔ صلات۔ حیات۔ زکوٰت۔ لکھا جائے تو اس مستحکم اور دقیق میزان اور نظام میں خلل پیدا ہو جائے گا جس کی حفاظت کے لئے یہ حروف نورانیہ پہرہ دار اور نگران کی حیثیت سے سورتوں کے دروازوں پر رکھے گئے ہیں، چنانچہ مثلاً حرف "ا" کے مکررات کی تعداد مختلف ہو جائے گی۔ اور وہ معیار مختل ہو جائے گا۔ جس پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے معجزہ کی بنیاد ہے۔"

بقیہ حروف نورانیہ مثلاً "المص" اور "کھیٰعص" کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:-

"کمپیوٹرز کے ذریعہ ان حروف کے حسابات کا کام جاری ہے۔"

ایک مزید انکشاف کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ارشاد نے فرمایا:-

"کمپیوٹرز کے مطالعہ کے ذریعہ قرآن کے مطالعہ کے دوران بعض جدید معلومات تک رسائی ہوتی ہے، جن سے قرآن کریم کے اعجاز کی بیشمار شکلوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً سورۂ "ق" کی آیت ۱۳ پر غور کریں۔ بہت مختصر آیت ہے۔ جس سے نگاہ تیزی سے گزر جاتی ہے۔ لیکن یہ آیت جس میں ارشاد ہے۔" وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوطٍ۔ اپنے حروف کی روشنی میں ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔"

ڈاکٹر صاحب نے اس انکشاف کی تفصیل اسطرح بیان کی:

"قوم لوط کا ذکر جو اپنے رسول پر ایمان نہیں لائی۔ قرآن پاک میں ۱۲ مقامات پر ہے۔ سورہ اعراف (۸۰) سورہ ہود (۷۰، ۷۴، ۸۹) سورہ حج (۴۳) سورہ شعراء (۱۶۰) سورہ نمل (۵۴، ۵۶) سورہ عنکبوت (۲۸) سورہ ص (۱۳) سورہ ق (۱۳) سورہ قمر (۳۳) قابل لحاظ امر یہ ہے کہ ان تمام آیات میں "قوم لوط" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن سورہ ق اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس سورت میں "اخوان لوط" کے الفاظ ہیں۔ بس یہی ایک استثنیٰ ہے۔ کمپیوٹر کا کہنا ہے کہ اگر سورہ ق میں "اخوان" کی بجائے "قوم" کا لفظ استعمال

ہوتا تو سورہ ق میں حرف "ق" کی مکررات کی تعداد ۵۷ کی بجائے ۵۸ ہو جاتی ۔ اس استثناء میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ ۵۸ کا عدد ۱۹ پر تقسیم نہیں ہوتا یہی نہیں ۔ بلکہ حکمتِ الٰہیہ کا تقاضا ہوا کہ سورہ ق اور سورہ شوریٰ کے درمیان توازن برقرار رہے ۔ سورہ ق کی طرح سورۂ شوریٰ بھی حرف "ق" سے شروع ہوتی ہے ۔ اور دونوں سورتوں میں حرف "ق" کے مکررات کی تعداد یکساں ہے ، یعنی ۵۷ ، اگر سورہ ق کی آیت ۱۳ میں لفظ "اخوان" کی بجائے "قوم" کا لفظ استعمال ہوتا تو یہ توازن ختم ہو جاتا ۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ حکمت بھی پوشیدہ تھی کہ حضرت لوطؑ کی رسالت کے منکرین اور مومنین میں جنہیں مسلسل "آل لوط" کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے ۔ فرق امتیاز بھی باقی رہے ۔ مثلاً سورہ حجر (۵۹ ، ۶۱) سورہ نمل (۵۶) اور سورہ قمر (۳۴) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس تحقیق سے بھی ضمنی طور پر قرآن حکیم کے اس ارشاد کی تصدیق ہوتی ہے ۔ "کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ" ۔ کتاب ہے کہ محکم کی گئی ہیں اسکی آیتیں ۔ پھر ان کی تفصیل کی گئی ہے ۔ ایک حکمت والے خبردار کے پاس سے ۔"

ڈاکٹر ارشاد خلیفہ کی جدید التحقیقات کے ان حیرت انگیز نتائج کو سن کر میری حیرت و استعجاب کی کوئی انتہا نہ رہی ۔ میں نے سوال کیا ۔ ان نتائج تک پہنچنے کیلئے کمپیوٹر کو کتنے حسابی عمل کرنے پڑے ۔؟

ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا ۔ "۱۶۳ کٹیلین یعنی ۶۳ جس کے دائیں طرف ۲۷ صفر ہوں ۔"

میں نے پوچھا ۔ پٹرول کے سلسلہ میں ریسرچ کے ساتھ ساتھ آپ کو قرآنی تحقیقات کے لئے کیسے فرصت مل جاتی ہے ۔؟

ڈاکٹر صاحب نے میرے سوال کا فوراً جواب دیتے ہوئے کہا ۔ "میں مسلسل ۵ سال سے فارغ اوقات میں یہ تحقیقات کر رہا ہوں ۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری کوششیں بڑی حد تک کامیاب ہوئیں ۔ جو قرآن حکیم کے اعجاز کے روشن دلائل ہیں ۔"

آخر میں میں نے دریافت کیا کہ اس حسابی عمل کے لئے کمپیوٹر کے استعمال میں اب تک کتنے اخراجات کا اندازہ ہے ۔ اس سوال پر ڈاکٹر صاحب خاموش رہے ۔ میرے اصرار پر قرآن حکیم کی یہ آیت ان کی زبان پر تھی : قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ۔ (سورۃ الاسراء ۸۸) تو کہہ اگر جمع ہو دیں آدمی اور جن اس پر کہ لادیں ایسا قرآن نہ لاویں گے ایسا اگرچہ بعض بعض کی مدد کریں ۔ — اور میں سمجھ گیا کہ اس بے نظیر اور معتم بالشان تجربہ پر جو کثیر رقم ڈاکٹر ارشاد خلیفہ نے اپنی جیب خاص سے خرچ کی اس کی انہیں کوئی فکر نہیں ۔ ان کے نزدیک اصل اہمیت ان تحقیقات کے نتائج کی ہے ۔ جن کے ذریعہ انہوں نے قرآن مجید کے اعجاز کا ایک مادی محسوس اور ناقابل انکار ثبوت فراہم کر دیا ہے ۔ (بشکریہ معارف ۔ اعظم گڑھ) ■■